

سذراست

(گزشتہ سب سے پیوستہ)

امام زفر کے متعلق اہل علم کے اقوال

صیری نے کہا ہم کو خبر کی ابو عبد اللہ مرزبانی نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی احمد بن محمد کی نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی ابن ابی نعیم نے ابو الحسن مائتی سے اس نے کہا: امام زفر بن ہذیل، امام ابو حنیفہ کے مصاحب (تلمیذ) عنبری تھے۔ اور یہ بھی اس نے کہا ہم کو مرزبانی نے خبر کی اس نے کہا ہم کو حدیث کی حسن بن محمد غزنی نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اس نے کہا: میں نے اپنے باپ اور چچا سے امام زفر بن ہذیل کے متعلق پوچھا دونوں نے کہا کہ امام زفر اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ میرے باپ نے کہا کہ ابو نعیم یعنی فضل بن دکین، امام زفر کا مرتبہ بلند بیان کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ وہ نبیل اور فقیہ تھے۔

صیری نے کہا: اور حدیث کی ہم کو ابو الحسن علی بن حسن رازی نے کہا حدیث کی ہم کو ابو عبد اللہ غفرانی واسطہ کے رہنے والے نے کہا حدیث کی ہم کو احمد بن ابی نعیم نے کہا حدیث کی ہم کو سلیمان بن ابی شیبہ نے کہا حدیث کی محمد کو عمرو بن سلیمان عطار نے کہا میں کوفہ میں تھا اور امام ابو حنیفہ کی مجلس میں جاتا تھا اور امام زفر نے شادی کی اور امام ابو حنیفہ اس میں حاضر ہوا زفر نے ان سے کہا کہ آپ کچھ بولیں تو امام ابو حنیفہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں یہ فرمایا: یہ زفر بن ہذیل ہے اور وہ مسلمانوں کے آئمہ میں سے ایک امام ہیں اور اپنے مرتبہ، شرف اور علم میں دین کے اعلام میں سے ایک علم ہے تو اس کی قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا اگر امام ابو حنیفہ کے سوا کوئی خطبہ دیتا اور اس کے صفات اور مدح بیان کرتا، امام زفر کی قوم کے بعض لوگوں نے اس کو اچھا نہ سمجھا اور امام زفر سے کہا کہ تمہارے

چچے زاد بھائی اور تیری قوم کے اشراف موجود ہیں۔ پھر بھی تم ابو حنیفہ سے خطبہ پڑھنے کا سوال کرتے ہو۔
امام زفر نے جواب میں کہا کہ اگر میرے باپ بھی حاضر ہوتے تو میں امام ابو حنیفہ کو اس سے آگے کرتا۔
امام زفر کے علمی مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے امام ابو حنیفہ کا یہ قول کافی ہے۔

صیمری نے کہا کہ حدیث کی ہم کو ابو الحسن عباس بن احمد بن فضل ہاشمی نے اس نے کہا حدیث کی
ہم کو احمد بن محمد کی نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن محمد نخعی نے کہا حدیث کی ہم کو ابراہیم بن اسحاق
نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن مدرک نے حسن بن زیاد سے اس نے کہا: زفر اور داؤد طائی
دونوں ایک دوسرے کے دوست اور بھائی تھے۔ لیکن داؤد طائی نے فقہ کو چھوڑ دیا اور عبادت میں
لگ گئے لیکن زفر نے فقہ اور عبادت دونوں کو جمع کیا۔ پھر صیمری نے اپنی سند سے امام زفر کا بصرہ میں
آنا اور داؤد طائی کی زیارت کرنے کا احوال بیان کیا ہے۔

صیمری نے علی بن محمد نخعی کی طریق سے محمد بن علی بن عغان سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے
کہا حدیث کی ہم کو ولید بن حماد نے حسن بن زیاد سے اس نے کہا میں کسی ایک کو امام زفر سے مناظرہ کرتے
ہوئے نہیں دیکھا۔ مگر وہ اس پر غالب آتے تھے، اس نے کہا امام زفر نے کہا میں کسی ایک سے مناظرہ نہیں
کرتا۔ یہاں تک کہ وہ کہے میں نے خطا کی لیکن میں اس کے ساتھ مناظرہ کرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ وہ پاگل ہو جائے
ان سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا علامت ہے کہ وہ ایسی باتیں کہے جو کسی نے نہ کہی ہوں۔

اور یہ بھی صیمری نے کہا ہمیں خبر کی عمر بن ابراہیم مقری نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو کرم بن احمد نے
کہا حدیث کی ہم کو احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم کو یحییٰ بن وکیع نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے یہ
کہتے ہوئے کہ امام زفر سخت پرہیزگار، اچھے قیاس دالے، تقویٰ رکھنے والے تھے جو لکھتے تھے اس کو
یاد کر لیتے تھے۔ اور اس نے کہا خبر کی ہم کو عمر بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم کو کرم نے کہا حدیث کی ہم کو
ابو حازم قاسمی نے کہا حدیث کی ہم کو ابن ابی عمران نے کہا امام زفر بلخ سے شریف گھرانے میں سے تھے
اور ان کی ماں باندی تھی۔ اس وجہ سے ان کا چہرہ عجمیوں کے چہرے کے مشابہ تھا۔ اپنی ماں کی وجہ سے
اور اس کی سسلن عرب کے لسان کے مشابہ تھی۔ پھر وہ حجاج بن ارطاة کی مجلس میں حاضر ہوئے اور وہ کوئ
میں قضا کے والی تھے اور اس پر بذاء غالب تھا اور نخع ان پر نسب میں عیب لگاتے تھے، پھر ایک دن
زفر نے کلام کیا اور مجلس کو لیا اور حجاج کے دل کو بھر دیا تو اس نے زفر کی طرف التفات کرتے ہوئے کہا کہ

زبان تو زبان عربی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا چہرہ عربی چہرہ نہیں ہے۔ یہ سُن کر امام زفر نے کہا کہ میری قوم نے تو مجھے قبول کیا ہے۔ ابن ابی العوام کی ایک دوسری روایت ہے طحاوی سے، اس نے ابن ابی عمران سے کہ امام زفر اور امام ابو یوسف دونوں حجاج بن ارقطہ کے ہاں گئے اور وہاں ایک مسئلہ چھڑا تو حجاج نے امام زفر سے کہا کہ زبان تو عربی ہے، لیکن صورت کچھ اور پر دلالت کرتی ہے تو امام زفر نے کہا کہ میری قوم نے تو مجھ کو قبول کیا ہے اور وہ بنی تمیم میں سے منبری تھے اور حجاج اس کے نسب پر عیب لگاتے تھے اور یہ بات اس پر ناگوار گزری اور انھوں نے اس کو خاموش کیا۔ پھر امام ابو یوسف نے ان سے مناظرہ کیا اور اس کو لاجواب کیا۔ تب حجاج نے اپنے دربان سے کہا کہ یہ دونوں آج کے بعد میرے قریب نہ آئیں۔

ابن ابی العوام نے کہا حدیث کی ہم کو ابو معمر محمد بن احمد بن خزیمہ بصری نے کہا حدیث کی ہم کو عباس بن محمد بن حاتم نے کہا سنائیں نے یحییٰ بن معین سے کہتے ہوئے زفرائے کے صاحب، ثقہ اور مامون تھے۔ میں نے ابو نعیم فضل بن دکین سے سنا اور ان کے سامنے امام زفر کا ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ وہ ثقہ اور مامون تھے اور اس کی شان کو بڑا تبار ہے تھے اور یہ جگہ جس میں جہاں ہیں ان کا گھر تھا۔ میں نے کہا پھر کیسے بصرہ چلے گئے کہا میراث کی وجہ سے جو ان کی وہاں تھی۔ پھر بصریوں نے ان کو ثبت کہا اور ان سے حدیث کرنے لگے۔ اور وہ وہاں مقیم ہو گئے اور یہ بھی ابن العوام نے کہا حدیث کی مجھ کو بشیر محمد بن احمد بن حماد (دولبی) نے کہا میں نے سنا عباس بن محمد دوری سے اس نے کہا سنائیں نے یحییٰ بن معین سے کہتے ہوئے پھر اس نے اس طرح ذکر کیا اور یہ بڑھایا یحییٰ بن معین نے کہا میں نے ابو نعیم سے سنا کہتے ہوئے کہ زفر بن ہذیل چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے اور مجھے ابو نعیم نے کوفہ میں زفر کی جگہ دکھائی جو جہانہ کندہ میں تھی جہاں کے وسط میں میں اور ابو نعیم ان کی شہاد کرتے تھے۔